سونے کا کاروبار کرنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2885

تاریخ اجراء: 12 محرم الحرام 1446ھ / 19 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

سونے کا کاروبار کرنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سونے چاندی کا کاروبار شرعی اصول وضوابط کی رعایت کرتے ہوئے کرنا جائز ہے اور شرعی اصول وضوابط سے ہٹ کر خرید و فروخت کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔

مثلاً سونے کو سونے کے بدلے یا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنا ہے تو ہاتھوں ہاتھ (نقد و نقد) اور برابر برابر فروخت کیا جائے۔ اگر کمی بیشی کی یا کسی طرف ادھار کیا تو سود ہو جائے گا اور سود حرام و گناہ ہے۔ اور اگر سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے بیچنا ہے تو کمی بیشی کی جا سکتی ہے لیکن ادھار نہیں کر سکتے کہ سود ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے "عن أبي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح، مثلا بمثل، يدا بيد، فمن زاد، أو استزاد، فقد أربى، الآخذ والمعطي فيه سواء" ترجمہ: حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جَو جَو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے، برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ بیچا جائے، پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی معاملہ کیا، اس معاملے میں لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔ (صحيح مسلم، رقم الحديث 1584، ج 3، ص 1211، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

مزید مسلم شریف میں ہے "عن عبادة بن الصامت، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح،

مثلا بمثل، سواء بسواء، يدا بيد، فإذا اختلفت هذه الأصناف، فبيعوا كيف شئتم، إذا كان يدا بيد» "ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جَو جَو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے، برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ بیچا جائے اور جب یہ قسمیں مختلف ہو جائیں تو جیسے چاہو بیچو جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ (یعنی ادھار نہ ہو۔)(صحيح مسلم، رقم الحديث 1587، ج3، ص1211، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

بہار شریعت میں ہے "چاندی کی چاندی سے یا سونے کی سونے سے بیع ہوئی یعنی دونوں طرف ایک ہی جنس ہے تو شرط یہ ہے کہ دونوں وَزن میں برابر ہوں اور اُسی مجلس میں دست بدَست (ہاتھوں ہاتھ) قبضہ ہو یعنی ہر ایک دوسرے کی چیز اپنے فعل سے قبضہ میں لائے، اگر عاقدین (سودا کرنے والوں) نے ہاتھ سے قبضہ نہیں کیا بلکہ فرض کرو عقد کے بعد وہاں اپنی چیز رکھ دی اور اُس کی چیز لے کر چلا آیا، یہ کافی نہیں ہے اور اس طرح کرنے سے بیع ناجائز ہو گئی بلکہ سود ہوا۔۔۔۔۔۔ اگر دونوں جانب ایک جنس نہ ہو بلکہ مختلف جنسیں ہوں تو کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں مگر تقابُضِ بدلین (دونوں جانب سے قبضہ) ضروری ہے اگر تقابضِ بدلین سے قبل مجلس بدل گئی تو بیع باطل ہو گئی۔ لہٰذا سونے کو چاندی سے یا چاندی کو سونے سے خریدنے میں دونوں جانب کو وزن کرنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ وزن تو اس لیے کرنا ضروری تھا کہ دونوں کا برابر ہونا معلوم ہو جائے اور جب برابری شرط نہیں تو وزن بھی ضروری نہ رہا صرف مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہے۔" (بہار شریعت، ج2، حصہ 11، ص822،821، مکتبۃ المدینہ)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم